فون نمبر ۲۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ
ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۳ وفا ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کی تلاش میں استقلال سے کام لیتا ہے وہ ضرور اس کو پالیتا ہے

چاہیئے کہ انسان پہلے خدا کی ہستی اور پھر اس کی صفات کی واقفیت حاصل کر کے یقین کے مرتبہ پر پہنچے

"اسلام ہے کیا؟ اسلام کا تو نام ہی اللہ تعالیٰ نے فطرت اللہ رکھا ہے۔ فطرتی مذہب اسلام ہی ہے۔ مگر ان باتوں کی حقیقت کب کھلتی ہے؟ جب انسان صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ کسی پاک صحبت میں رہے۔ ثابت قدمی میں بڑی برکتیں ہوتی ہیں۔ شہد ہی کی مکھی کو دیکھو کہ جب ثابت قدمی اور محنت کے ساتھ اپنے کام میں لگتی ہے۔ تو شہد جیسی نفیس اور کار آمد شے تیار کر لیتی ہے۔ اسی طرح پر جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اس کو پالیتا ہے نہ صرف پالیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اس کو دیکھ لیتا ہے۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ علوم روحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ ہمارا مذہب جو روحانی علوم مبتدی کے لئے ہونا چاہئیں یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی، پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے۔ ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جاتے۔ تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کاملہ پر اس کو اطلاع مل جائیگی اور اس کی روح اندر سے بول اٹھے گی کہ پورے اطمینان کے ساتھ اس نے خدا کو پالیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جائے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کرلے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی۔ اب اُدھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

○ مری ہلز ۱۱ جولائی بوقت دس بجے شب بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت ویسی ہی چل رہی ہے۔ حرارت میں کمی ہے۔ آج سارا دن سر درد کی تکلیف رہی۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ علمی تقاریر کے ماہانہ اجلاس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے متعلق مندرجہ ذیل اصحاب کی تقاریر ہونگی۔

(۱) صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
(۲) مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب
(۳) پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب
(۴) میجر عارف زماں صاحب
(۵) مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب

ہر مقرر کے لئے کتاب کا ایک حصہ مقرر کیا گیا ہے جس کا خلاصہ اور واضح مفہوم بیان کیا جائے گا۔ یہ دلچسپ اجلاس عنقریب منعقد ہوگا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ (خاکسار ابوالعطاء)

○ ربوہ ۱۲ جولائی۔ مرکزی تعلیم القرآن کلاس نظارت اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام ۲ جولائی سے باقاعدگی سے جاری ہے۔ کلاس میں کل محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب کا درس القرآن مکمل ہو گیا۔ آج سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب درس القرآن شروع کر رہے ہیں۔ جو ۲۳ جولائی (؟) تک جاری رہے گا۔ محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ پہلے روز سے ہی درس حدیث دے رہے ہیں

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت میں کسی قدر گھبراہٹ ہے۔ ٹمپریچر نارمل ہو گیا تھا لیکن آج پھر خفیف سی حرارت ہو گئی ہے۔ اس وقت ٹمپریچر ۹۹ ہے ویسے عام حالت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ جولائی ۶۶ء

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

جب دنیا کی اصلاح کے لئے کوئی شخص محض اخلاص سے کھڑا ہوتا ہے تو ایک گروہ اس کے ساتھ ہوجاتا ہے اور دوسرا گروہ اس کی مخالفت کرنے لگتا ہے۔ دین کا معاملہ تو الگ ہے آپ دنیا کے معاملات کو ہی دیکھ لیجئے۔ جب سرسید نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی چاہی اور انہوں نے مسلمانوں کو دنیوی تعلیم کی طرف توجہ دلائی تو بے شک ان سے دینی امور کی تشریحات میں بہت بھاری غلطیاں ہوئیں لیکن جہاں تک دنیوی حالات کا تعلق ہے۔ ان کی بعض باتیں وقت کے مطابق تھیں اور اگر کچھ لوگ ان کے ساتھ نہ مل جاتے۔ تو وہ کبھی اپنی اصلاحی سرگرمیوں میں کامیاب نہ ہوتے۔ چنانچہ بہت سے مسلمان جو مسلمانوں کی دنیوی گری ہوئی حالت کو برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ آپ کے ساتھ ہوگئے اور ان کی مدد سے آپ نے مسلمانوں کے لئے مغربی تعلیم کے حصول کے لئے مدارس قائم کئے۔ اور اگرچہ یہ کامیابی دنیوی ہونے کی وجہ سے وقتی ہی کہی جاسکتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ایک زمانہ تھا جب ہر طرف سرسید کا ہی طوطی بولتا تھا۔ اور مسلمانوں نے دنیوی ترقی کی جتنی راہیں اس زمانہ میں اختیار کیں۔ وہ سرسید ہی کی تقلید میں کی گئیں۔

الغرض سرسید کی دنیوی عارضی مگر مفید تحریک کو کامیابی اسی وجہ سے ہوئی کہ کئی ایک سنجیدہ مسلمان آپ کے ساتھ ہوگئے۔ اس سے ثابت ہے کہ خواہ کوئی دنیاوی کام ہی کیوں نہ ہو اس میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ دنیوی مصلح کے ساتھ مل کر کام کریں جن کو اس کام پر یقین ہو۔ یہ تو دنیوی کاموں میں کامیابی کا ذکر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دینی کاموں میں اس سے بھی زیادہ اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ الہٰی مصلح کے ساتھ مخلص کام کرنے والے بھی شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کریم میں کئی جگہ واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ صف میں فرماتا ہے۔

یا یہا الذین امنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔

(سورہ الصف آیت ۱۵)

حقیقت یہ ہے کہ ایک مامور من اللہ کو بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ مخلص کام کرنے والے شامل ہو کر اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو کھڑا کرتا ہے۔ اور یہ لوگ صاحب ایمان ہوتے ہیں جن کو کامل یقین ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام بھی بہت ہی مخلص انسان تھے جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہا۔ اور پھر مجنونوں کی طرح اس کام میں مصروف ہوگئے۔ جس کا پیغام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔

ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

ظاہر ہے کہ اگر اسلام تمام زمانوں کے لئے ہے اور آخر میں تمام دنیا میں اسلام ہی کو کامیاب ہونا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۝

(سورۃ الصف آیت ۱۰)

وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دیکر بھیجی ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

تو یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے انسان قیامت تک پیدا ہوتے رہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول صادق آئے کہ

رضی اللہ عنہم ......

اگر ایسے لوگ آئندہ پیدا ہی نہیں ہونے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور جو اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں تو پھر اسلام کس طرح آخر میں سب ادیان پر غلبہ پاسکتا ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ بعض تنگ دل لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کے مخلص انسانوں کے ساتھ ہی ختم ہوچکے ہیں۔ اب یہ کسی دوسرے کے لئے استعمال نہیں ہوسکتے۔ حالانکہ ایسا نہ تو قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور نہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایسے زمانہ میں ایسے لوگ بھی ظہور کریں گے۔ جو صحابہ نبی کریم کے مثیل ہوں گے اور جن کے متعلق رضی اللہ عنہم کے الفاظ استعمال کئے جاسکیں گے۔ یہ پیشگوئی نص صریح کے مطابق ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

و اخرین منھم لما یلحقوا بھم و ھو العزیز الحکیم

(سورہ الجمعہ آیت ۴)

اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا۔ جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

دینی اقوام کی زندگی میں سب سے خطرناک وقت وہی ہوتا ہے۔ جب اس قوم کے اہل علم حضرات کہنے لگتے ہیں کہ اب ویسے نیک آدمی آئندہ پیدا ہی نہیں ہوسکتے۔ اور تمام برکات کو گزرے ہوئے زمانہ تک محدود کردیتے ہیں۔ اور زمانہ حال میں یا مستقبل کے لئے کوئی امید نہیں رکھتے کہ ویسے انسان پھر پیدا ہوں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی برکات گزرے ہوئے لوگوں سے ہی مخصوص ہو کر رہ گئی ہیں۔ اور آئندہ یہ کسی انسان کو حاصل نہیں ہوسکتیں تو پھر دین پر جو کرنا ہی بے معنی ہو جاتا ہے اور دین پر عمل کرنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرسکتا۔

یہی مایوسانہ رجحان تھا جس نے پہلی اقوام کو تباہ کیا اور یہی مایوسانہ رجحان ہے جو کہ افسوس ہے کہ ان مسلمانوں کو تباہی کی طرف لے جارہا ہے۔ جن کی مثال ایڈیٹر المنبر نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بگڑے ہوئے مسلمانوں یعنی یہودیوں اور نصاریٰ سے دی ہے۔ جب تک مسلمانوں کے راستہ سے یہ بھاری پتھر نہیں ہٹتا وہ جادہ مستقیم پر گامزن نہیں ہوسکتے۔ اور یہی روک ہٹانے کا عظیم الشان کام ہے جس کے لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اور آپ کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ کہتے ہیں درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے آج جماعت احمدیہ ہی واحد اسلامی جماعت ہے جو اشاعت دین کا کام یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں اسلام کو سب [illegible] کرنے کا کام سرانجام دے رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ اسی طرح کامیاب ہوگی۔ جس طرح قرآن کریم میں بتایا گیا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح ابن مریم کے ماننے والے نہ ماننے والوں پر قیامت تک کامیاب رہیں گے۔ موجودہ عیسائیت دراصل حقیقی حضرت مسیح ابن مریم کو جو نبی اللہ تھے نہیں مانتی وہ ایک خیالی انسان کو مانتی ہے۔ جو نعوذ باللہ عیسائیوں کے زعم میں خود خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا تھا حضرت مسیح ابن مریم کو بھی آج صرف مسلمان اور مسلمانوں میں صرف جماعت احمدیہ ہی مانتی ہے۔ اس لئے اسلام کا غلبہ یقینی ہے۔

درخواست دعا

سرگودہا ۱۱ جولائی۔ محترم ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت محترم ملک صاحب موصوف کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں۔ (محمد اکرم اڈہ انچارج ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اقوامِ عالم کے لئے کامل مُصلح صِرف حضرت نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

عیسائیوں کے ایک ٹریکٹ کا جواب

(مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے پشاور)

گزشتہ دنوں عیسائیوں نے پشاور میں ایک ٹریکٹ "دروازہ یعنی رسائی کا بھید" نامی تقسیم کر کے مسلمانوں کو دعوت دی ہے کہ وہ عیسائیت کو قبول کریں۔ اس ٹریکٹ کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:۔

۱۔ ٹریکٹ میں لکھا ہے:۔

"مسیح نے کہا دنیا کا نور میں ہوں"۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تو آج سے قریباً ساڑھے انیس سو سال پہلے دنیا میں پیدا ہوئے اُس سے پہلے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہزاروں سال تک کیا خدا تعالےٰ نے کوئی نور نہ بھیجا اور دنیا کو ہزاروں سال تک خدا تعالےٰ نے خود تاریک رکھا اور پھر کہیں جا کر حضرت مسیح علیہ السلام کو بھیجا جس نے آ کر کہا دنیا کا نور میں ہوں؟ حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کیا حضرت موسیٰ، ابراہیم، داؤد سلیمان، نوح، آدم و دیگر سینکڑوں ہزاروں انبیاء علیہم السلام خدا تعالےٰ کے نور نہ تھے؟ اگر تھے تو پھر مسیح علیہ السلام کی خصوصیت کیا ہے؟ حضرت مسیح علیہ السلام تو خود اپنے قول کے مطابق "آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے" (متی $\frac{11}{11}$) مگر "پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار" آسمانی بادشاہت میں سب سے بڑا اور روحانی لحاظ سے چمکتے ہوئے سورج کا مقام رکھتا ہے۔ آپ کے مقابل میں حضرت مسیح علیہ السلام ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ ہے جیسا کہ خود حضرت مسیح نے فرمایا ہے:۔

"مجھے تم سے اور بہت سی
باتیں کہنی ہیں مگر اب تم انکی
برداشت نہیں کر سکتے لیکن
جب وہ حق یعنی سچائی کا روح
آئے گا تو تم کو تمام سچائی
کی راہ دکھائے گا۔"

(یوحنا $\frac{16}{12\text{-}13}$)

حضرت مسیح علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے عین مطابق اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر تمام سچائی کی راہ دکھائی ہے جیسے فرمایا

"الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دیناً۔"

(سورۃ مائدہ آیت ۴)

یعنی آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے (کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے) مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

اسلام اور حضرت بانئ اسلامؐ کے روحانی آفتاب کے چڑھ جانے کے بعد مسیح علیہ السلام کے چراغ سے روشنی حاصل کرنا کہاں کی دانائی ہے؟

۲۔ ٹریکٹ میں دوسری بات یہ لکھی ہے:۔

"پناہ گاہ قربِ خداوندی
ہے جہاں شیطان ان کو
ہرگز زک نہیں پہنچا سکتا۔
نجات اِسی زندگی میں مِل سکتی
ہے۔"

اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی پناہ گاہ قرب خداوندی اور نجات اِسی زندگی میں آج کروڑوں عیسائیوں میں سے کتنوں کو حاصل ہے؟

"قربِ خداوندی" تو بڑی بات ہے، بائیبل کی رُو سے کروڑوں عیسائیوں میں آج کیا ایک عیسائی بھی ہے جس کو رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان حاصل ہو جیسا کہ خود یسوع مسیح نے کہا ہے

"اگر تم میں رائی کے دانہ کے
برابر بھی ایمان حاصل ہوتا
تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے
کہ یہاں سے چلا جا تو وہ چلا
جاتا اور کوئی بات تمہارے
ناممکن نہ ہوتی۔"

(متی $\frac{17}{19\text{-}20}$)

قربِ خداوندی اور حقیقی نجات اِس زمانہ میں صرف اور صرف اسلام اور بانئ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ
فاتبعونی یحببکم اللہ

یعنی اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کر کے اس کے محبوب بننا چاہتے ہو تو اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور برکت سے ہر زمانہ اور ہر علاقے میں بے شمار اولیاء واقطاب و بزرگان پیدا ہوئے جنہیں اللہ تعالےٰ نے اعلےٰ روحانی نعمتوں سے نوازا ہے۔ انہیں علےٰ قدر مراتب مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہوا، انہیں بکثرت امور غیبیہ سے اطلاع دی گئی۔ ان کی دعائیں غیر معمولی طور پر قبول کی گئیں اور پیش از وقت انہیں قبولیت کی خبر بھی دی گئی اور ان کے ذریعہ عظیم الشان اور غیر معمولی نشانات ومعجزات ظاہر ہوئے۔ اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور برکت سے سینکڑوں اور ہزاروں ایسے پاکباز اور مقربانِ الٰہی موجود ہیں جن کو مذکورہ بالا روحانی نعمتوں سے علی قدر مراتب حصہ دیا گیا ہے۔ یہی قربِ خداوندی اور حقیقی نجات ہے جس کے پانے کا کروڑوں عیسائیوں میں سے آج ایک عیسائی کو بھی دعوےٰ نہیں۔ اِس سے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ قربِ خداوندی اور حقیقی فلاح اِس زمانہ میں صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور متابعت سے حاصل ہو سکتی ہے۔

۳۔ ٹریکٹ میں تیسری بات یہ لکھی ہے:۔

"مسیح علیحدہ فطرت والا،
خدا کے ساتھ ایک پاک
اور بے الزام ہے۔"

بائیبل کی رو سے تو خود مسیح علیہ السلام نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا

"تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟
نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔"

(متی $\frac{19}{16}$)

اور تورات میں لکھا ہے:۔

"وہ جو عورت سے پیدا
ہو کیونکر پاک ٹھہرے۔"

ایوب $\frac{25}{4}$ حضرت مسیح علیہ السلام بھی عورت سے پیدا ہوئے۔ ان حوالہ جات کی رو سے تو حضرت مسیح علیہ السلام بھی پاک نہیں ٹھہرتے اور یہودی تو مسیح کی پیدائش آپ کے دعوے آپ کے کام آپ کے معجزات ہر ایک امر کو جھٹلاتے ہیں ایسی صورت میں قرآن کریم اور حضرت بانئ اسلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ آپ نے مسیح کی برأت اور ان کی نیکی اور راستبازی کا اعلان کیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:۔

وجیھًا فی الدنیا والاٰخرۃ
ومن المقربین۔

(آل عمران آیت ۴۶)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس دنیا اور آخرت میں خدا تعالےٰ کے بزرگ اور معزز رسول ہیں اور وہ خدا تعالےٰ کے مقربین میں سے ہیں۔ اگر قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شہادت نہ ہوتی تو کوئی عیسائی بائیبل کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کو "خدا کے ساتھ پاک اور بے الزام" ثابت نہیں کر سکتا۔

۴۔ ٹریکٹ میں چوتھی بات یہ لکھی ہے کہ

"خدا نے یسوع مسیح کے ذریعے
ایک راستہ دکھایا ہے جسکے
وسیلے ہم مخلصی حاصل کر سکتے
ہیں"۔

اور وہ راستہ صرف مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانا ہے۔ عیسائیوں کا یہ پیش کردہ مخلصی کا راستہ اور دروازہ سراسر خلافِ عقل، خلافِ توراۃ، خلافِ تاریخ خلافِ انکشافاتِ جدیدہ ہے۔ اس کے علاوہ تو حضرت مسیح علیہ السلام کی شان کے بھی سخت منافی ہے کیونکہ اِس مخلصی کے راستہ اور دروازہ کو قبول کرنے سے نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام کو لعنتی ماننا پڑتا ہے۔ جیسا کہ گلتیوں $\frac{3}{13}$ میں لکھا ہے:۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا
اور اُس نے ہمیں مول لے کر
شریعت کی لعنت سے چھڑایا
کیونکہ لکھا ہے جو لکڑی پر لٹکایا

گیا وہ لعنتی ہے"۔

اِس حوالہ اور عیسائیوں کے عقیدہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کا نعوذ باللہ من ذالک لعنتی بننا کوئی معمولی بات نہیں۔ اِس بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اپنی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ ۶ تا ۸ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"لعنت ایک ایسا مفہوم ہے جو شخصِ ملعون کے دل سے تعلق رکھتا ہے اور کسی شخص کو اس وقت لعنتی کہا جاتا ہے جبکہ اُس کا دل خدا سے بالکل برگشتہ اور اُس کا دشمن ہو جائے اسی لئے لعین شیطان کا نام ہے اور اِس بات کو کون نہیں جانتا کہ لعنت قرب کے مقام سے رد کرنے کو کہتے ہیں اور یہ لفظ اُس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جس کا دل خدا کی محبت اور اطاعت سے دُور جا پڑے اور درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہو جائے لفظ لعنت کے یہی معنی ہیں جس پر تمام اہلِ لغت نے اتفاق کیا ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ اگر درحقیقت یسوع مسیح پر لعنت پڑ گئی تھی تو اِس سے لازم آتا ہے کہ درحقیقت وہ موردِ غضبِ الٰہی ہو گیا تھا اور خدا کی معرفت اور اطاعت اور محبت اس کے دل سے جاتی رہی تھی اور خدا اُس کا دشمن اور وہ خدا کا دشمن ہو گیا تھا۔ اور خدا اُس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہو گیا تھا جیسا کہ لعنت کا مفہوم ہے تو اِس سے لازم آتا ہے کہ وہ لعنت کے دنوں میں درحقیقت کافر اور خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن اور شیطان کا حصہ اپنے اندر رکھتا تھا۔ پس یسوع کی نسبت ایسا اعتقاد کرنا گویا نعوذ باللہ اس کو شیطان کا بھائی بنانا ہے اور میرے خیال میں ایک راستباز نبی کی نسبت ایسی بے باکی کوئی خدا ترس نہیں کرے گا بجز اس شخص کے جو خبیث طبع اور ناپاک طبع ہے۔

پس جبکہ یہ بات باطل ہوئی کہ حقیقی طور پر یسوع مسیح کا دل موردِ لعنت ہو گیا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ایسی لعنتی قربانی بھی باطل اور نادان لوگوں کا اپنا منصوبہ ہے۔ اگر نجات اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے کہ اوّل یسوع کو شیطان اور خدا سے برگشتہ اور خدا سے بیزار ٹھہرایا جائے تو لعنت ہے ایسی نجات پر!!! اِس سے بہتر ہوتا کہ عیسائی اپنے لئے دوزخ قبول کر لیتے لیکن خدا کے مقرب کو شیطان کا لقب نہ دیتے۔ افسوس کہ اِن لوگوں نے کیسی بیہودہ اور ناپاک باتوں پر بھروسہ کر رکھا ہے۔ ایک طرف تو خدا کا بیٹا اور خدا سے نکلا ہوا اور خدا سے ملا ہوا فرض کرتے ہیں اور دوسری طرف شیطان کا لقب اُس کو دیتے ہیں کیونکہ لعنت شیطان سے مخصوص ہے اور لعین شیطان کا نام ہے اور لعنتی وہ ہوتا ہے جو شیطان سے نکلا اور شیطان سے ملا ہوا اور خود شیطان ہے"۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق لعنتی بننے کا عقیدہ نہایت درجہ گھناؤنا اور ناپاک خیال ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ حکیم میں اس کی پُر زور تردید کرتے ہوئے فرمایا

وما قتلوہ وما صلبوہ
ولکن شبّہ لھم۔۔۔
وما قتلوہ یقینا بل
رّفعہ اللہ الیہ و
کان اللہ عزیزاً حکیما
(سورۃ نساء آیت ۱۵۹)

مگر افسوس کہ عیسائیوں نے اپنی نجات کیلئے خدا تعالیٰ کے بزرگ رسول کو لعنتی ٹھہرایا۔

۵۔ عیسائیوں کے ٹریکٹ میں پانچویں بات یہ لکھی ہے:۔

"یسوع۔۔۔ کسی نسل یا مذہب کے لئے نہیں بلکہ سب دنیا کے لئے ہیں"۔

یہ بات بھی خود حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشادات و تعلیمات کے صریح خلاف ہے چنانچہ ایک دفعہ ایک کنعانی عورت کے سوال پر حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا۔ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ پھر وہ عورت آئی اور سجدہ کرکے کہا اے خداوند میری مدد کر اس پر مسیح نے جواب دیا مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیویں۔" (متی $\frac{15}{21}$ تا ۲۵) اِس فقرہ میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مسیح علیہ السلام اسرائیلیوں کو لڑکوں کی مانند قرار دیتے ہیں اور غیر اسرائیلیوں کو کتوں کی مانند۔ اور مسیح کے قول کے مطابق مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیویں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح صرف بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے حواریوں کو بھی یہ نصیحت فرمائی "غیر قوموں کے پاس نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔" (متی $\frac{10}{6}$) اِس نصیحت کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری یہودیوں کے سوا کسی کو کلام نہ سناتے (اعمال $\frac{11}{19}$) اِن تمام حوالہ جات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں یعنی بارہ قبائل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ مسیح کی واضح تعلیمات اور ہدایات کے باوجود بعد میں اگر کسی نے یہ کہا ہے کہ مسیح سب دنیا کے لئے ہیں تو یہ مسیح علیہ السلام کی ہرگز تعلیم نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں خود مسیح علیہ السلام کی تعلیمات میں تضاد و تخالف پیدا ہوگا جو حضرت مسیح علیہ السلام کی شان کے صریح منافی ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو مخاطب کرنے کی بجائے بار بار "سُن اے اسرائیل" "سُن اے اسرائیل" کہہ کر پکارتے ہیں۔ تمام اقوام، تمام دنیا اور تمام نسلِ انسان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف سیّدِ ولدِ آدم سیّد الاوّلین والآخرین سید المرسلین و خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا

وما ارسلناک الّا رحمۃً للعالمین
(سورۃ انبیاء آیت ۱۰۸)

وما ارسلناک الّا کافّۃً للناس
(سورۃ سبا آیت ۲۹)

وارسلناک للناس رسولا
(سورۃ نساء آیت ۸۰)

یعنی اے رسول تجھے تمام انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اِن آیات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ تمام بنی نوع انسان کی ہدایت و اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رحمۃ للعالمین کے وجود باجود سے وابستہ ہو کر ابدی حیات اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کرتے ہیں۔

امید ہے کہ عیسائی صاحبان مندرجہ بالا معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدٰی خاکسار دین محمد شاہد ایم اے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کیلئے حصول وعدہ جات اور وصولی میں

جماعتِ احمدیہ کوئٹہ کا والہانہ انہماک

امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کوئٹہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کی رپورٹ اور بعض دوسرے احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ اس جماعت کے احباب نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کرنے اور ۳۰ جون تک وعدوں کی ایک تہائی رقم ادا کرنے کی جدوجہد میں خاص انہماک اور والہانہ اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے یہاں تک کہ بعض دوستوں نے قرض لے کر اپنے ذمہ کی رقم ادا کر دی۔

اِن خطوط سے پایا جاتا ہے کہ اس جماعت نے اپنے گزشتہ سال کے لازمی چندہ جات کے بجٹ -/۳۶،۰۰۰ سے بھی ایک چوتھائی رقم بڑھا کر ۴۵،۰۰۰ کے وعدے پیش کئے ہیں اور اِسکے ایک تہائی حصہ کی رقم نقد ادا کر دی ہے۔

حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے احباب کے ساتھ تعاون کی یہ درخشاں مثال قائم فرمائی کہ دوستوں کو یہ پیشکش کی کہ جو دوست فوری طور پر نقد رقم کا بندوبست نہ کر سکتے ہوں انہیں وہ اپنے پاس سے قرض دیدیں گے دوست اِس وقت اپنا موعودہ چندہ ادا کر کے بعد میں یہ قرض واپس کر دیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب کی اِس پیشکش سے بعض احباب نے فائدہ اٹھایا۔

حضرت مولوی صاحب نے بعض احباب کو اپنے کل وعدہ کی رقم فوری ادا کر دینے کی تحریک کی اور انہوں نے اِس تحریک پر عمل کیا۔ بعض احباب نے حضرت مولوی صاحب کی تحریک پر اپنے وعدوں میں تین تین گنا تک اضافہ کیا۔ بعض مستورات نے تحریک میں اپنے زیورات پیش کر دئیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے امیر صاحب جماعتِ احمدیہ اور دیگر عہدیداران پر جنہوں نے فاؤنڈیشن کے لئے عطایا کے وعدوں کے حصول اور نقد وصولی کے کام میں حصہ لیا اور جماعت کے تمام افراد بھائیوں اور بہنوں پر جنہوں نے عہدیداران کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافے کئے اور اپنی موعودہ رقوم ادا کر دیں اپنے خاص افضال و برکات نازل فرمائے اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب کے اموال و اخلاص میں برکت بخشے۔

اِس جماعت کے احباب اور عہدیداران کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی ہے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

مسجد احمدیہ شادیوال کا تاریخی مقدمہ

(مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے کافی عرصہ قبل میرے بزرگوں نے بلا شرکت غیرے اپنی ملکیتی ۳ کنال زمین میں یہ مسجد تعمیر کی تھی اور حضرت مولوی نجم الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو اس مسجد کا امام مقرر کیا تھا۔ حضرت مولوی نجم الدین صاحب جو فرشتہ خصلت ۔ نیک سیرت اور متبحر جید عالم تھے نے اس مسجد میں درس و تدریس کا وسیع سلسلہ جاری کیا ۔ مسجد کے دو طرفہ حجرے درویشوں سے بھرے رہتے ۔ احقر کے والد حضرت چوہدری احمد الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مولوی صاحب کی شاگردی کا شرف حاصل تھا۔ اور انہی دو بزرگوں کی تبلیغ کے نتیجہ میں حضرت مولوی نجم الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا ۔ اور پھر وہ تمام محلہ جس میں یہ مسجد واقعہ ہے احمدی ہو گیا ۔

حضرت مولوی نجم الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر ان کی بیوہ مسماۃ مقبول بیگم صاحبہ جو مولوی محمد عالم صاحب سکنہ قلعدار کی ہمشیرہ تھیں نے اپنے بھائی کے اکسانے پر عدالت دیوانی میں یہ دعوےٰ دائر کر دیا کہ حضرت مولوی نجم الدین صاحب بانی مسجد تھے اور احمدی نہیں تھے اور ان کی وفات پر ان کی بیوہ ان کی وارث اور متولی مسجد تھی لیکن جماعت احمدیہ نے مسجد پر جبراً قبضہ کر لیا ہے ۔ یہ مقدمہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آغاز خلافت میں دائر ہوا ۔ جبکہ حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور نے گجرات میں وکالت شروع کی تھی ۔ مقدمہ ایک ہندو منصف جو کشمیری پنڈت تھا کی عدالت میں چل رہا تھا ۔ مسماۃ مقبول بیگم صاحبہ کا بھائی مولوی محمد عالم قلعدار کا ایک مشہور مولوی تھا ۔ اور زبردست اثر و رسوخ کا مالک تھا ۔ قلعدار میں کشمیری پنڈتوں کا ایک بہت بڑا مندر تھا ۔ جسے دھونی صاحب کہتے ہیں ۔ جہاں سارا سال آگ سلگتی رہتی تھی ۔ اور اگر کبھی آگ بجھ جاتی تو سرینگر سے آگ منگوا کر اسے دوبارہ روشن کیا جاتا ۔ اس مندر کے کشمیری پنڈتوں کو بڑی عقیدت سے دیکھا جاتا تھا اور زعلاقہ کے ہندو اور مسلمان وہاں نذریں چڑھانے جاتے تھے بعض مسلمان زمینداروں نے اپنی زمینیں بھی اس مندر کے نام لگوا دی تھیں ۔

منصف جس کی عدالت میں مقدمہ تھا ۔ نہ صرف خود کشمیری پنڈت تھا ۔ بلکہ قلعدار کے پنڈتوں کا مرید بھی تھا ۔ اور قلعدار کے پنڈت کلیۃً مولوی محمد عالم صاحب کے زیر اثر تھے ۔ شادیوال کے تمام غیر احمدی مخالف تھے ۔ اور جماعت کو اس تاریخی عظیم الشان مسجد سے بیدخل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے ۔ شادیوال کے کمزور اور غریب احمدی مخالفین کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے دب کر رہ گئے تھے ۔ صرف چند احمدی حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور کو میسر آئے جنہوں نے اس طوفان میں ان کا علانیہ ساتھ دیا ۔ ان میں سے قابل ذکر حضرت مولوی محمد دین صاحب مرحوم ہیں جو حضرت مولوی نجم الدین صاحب کے شاگردوں میں سے تھے اور ان کی زندگی میں مؤذن ہوا کرتے تھے اور حضرت مولوی صاحب کی وفات کے بعد جماعت شادیوال کے پہلے امام الصلوٰۃ مقرر ہوئے ۔

منصف صاحب کی عدالت میں جب فریقین کی شہادت کا مرحلہ آیا ۔ تو مسماۃ مقبول بیگم صاحبہ نے ۳۰۰ گواہان کی فہرست داخل کرتے ہوئے یہ استدعا کی کہ شہادتیں شادیوال موقعہ پر جا کر قلمبند کی جائیں ۔ کیونکہ مدعیہ اتنے گواہان کو عدالت میں لا کر پیش کرنے کا خرچ برداشت نہیں کر سکتی ۔ منصف نے جو مدعیہ کا طرفدار تھا اور قلعدار کے کشمیری پنڈتوں کا مرید تھا ۔ یہ درخواست منظور کر لی ۔ اور حکم دیا کہ تمام شہادتیں شادیوال موقعہ پر جا کر قلمبند ہوں گی ۔ یہ تمام کارروائی غریب احمدیوں کو مرعوب کرنے کے لئے کی جا رہی تھی ۔ اور خدشہ تھا کہ غیر احمدیوں میں سے چند آدمی جو حضرت والد صاحب نے شہادت کے لئے آمادہ کئے تھے ۔ وہ بھی شہادت دینے کی جرأت نہیں کریں گے ۔ خیر شادیوال میں مقدمہ کی سماعت کے لئے تاریخ مقرر ہو گئی اور ادھر حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور نے بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہو کر دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا ۔ اور اللہ تعالےٰ سے التجا کی کہ وہ منصف کے دورہ کو روک دے ۔ تاریخ مقررہ سے چند روز قبل جب حضرت والد صاحب دعا کر کے سو گئے ۔ تو زور سے پُر شوکت آواز آئی "روکا گیا"۔

دوسرے روز کچہری پہنچنے پر معلوم ہوا کہ منصف نے بعض نامعلوم وجوہ کی بناء پر شادیوال کا دورہ ملتوی کر دیا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد منصف نے پھر شادیوال میں ہی مقدمہ کی سماعت کے لئے تاریخ مقرر کر دی ۔ پھر حضرت والد صاحب نے دعا کا سلسلہ شروع کر دیا ۔ اور تاریخ سے دو روز قبل پھر رات کو سوتے ہوئے وہی پُر شوکت آواز آئی "روکا گیا" دوسرے دن معلوم ہوا کہ منصف بیمار ہو گیا ہے اس لئے دورہ ملتوی کیا گیا ہے ۔ جب منصف روبصحت ہوا تو اس نے تیسری بار پھر شادیوال میں دورہ کی تاریخ مقرر کر دی ۔ حضرت والد صاحب نے پھر دعا جاری کی لیکن طبیعت دعا کی طرف راغب نہیں ہوتی تھی ۔ جس سے انہوں نے سمجھ لیا کہ رب اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ مقدمہ کی سماعت شادیوال میں ہی ہو ۔

بالآخر شادیوال میں منصف نے کئی دن قیام کر کے مدعیہ کے ۳۰۰ گواہان کے بیانات قلمبند کئے ۔ تردید میں ہماری طرف سے صرف چند گواہ پیش ہوئے اور چند دستاویزات پیش کی گئی ۔ ہمارے گواہان میں سے قابل ذکر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت مولوی نجم الدین صاحب کی بیعت کا خط پیش کیا ۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانب سے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ نوٹ دیا ہوا تھا ۔ کہ بیعت منظور کی جاتی ہے

جب منصف نے اس خط کو بغور دیکھا تو اس پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا اور جوش میں آ کر اس نے بے اختیار کہنا شروع کر دیا کہ یہ خط جعلی نہیں ہو سکتا ۔ اس پر حکیم نور الدین صاحب کے دستخط ہیں ۔ اور میں خود ان کے دستخط پہچانتا ہوں ۔ میں ان کے زیر علاج رہا ہوں اور ان کے کئی نسخے اور خطوط میرے پاس ہیں ۔ احمدی سچے ہیں ۔ اور مدعیہ کے ۳۰۰ گواہ جھوٹے ہیں اگر اس وقت میرے پاس سیاہی کے مٹکے ہوتے تو ان ۳۰۰ گواہوں کے منہ کالے کر دیتا ۔ منصف نے مقبول بیگم کا دعوےٰ خارج کر دیا ۔ اور مسجد احمدیوں کو دلا دی اور غریب احمدیوں کو فتح عظیم عطا ہوئی اس فیصلہ کے خلاف مسماۃ مقبول بیگم صاحبہ نے ڈسٹرکٹ جج گوجرانوالہ کی عدالت میں اپیل کی ۔ ڈسٹرکٹ جج انگریز تھے اسلئے والد صاحب نے محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو اپنی مدد کے لئے بلا لیا ۔ چنانچہ عدالت اپیل میں ہماری طرف سے محترم چوہدری صاحب نے بحث کی اور حضرت والد صاحب نے ان کے معاون کی حیثیت میں کام کیا ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جج صاحب نے بحث سماعت کرتے ہی ۔ اپیل خارج کر دی اور عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رکھا

دعائے مغفرت

میری اہلیہ رحمت النساء بعمر قریباً ۷۵ سال ۲۹ جون ۱۹۶۶ء حیدرآباد میں طویل بیماری کے بعد فوت ہو گئیں انا للّٰہ و انا الیہ راجعون مرحومہ نے ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی نہایت کم سخن اور یاد الٰہی میں مصروف خاتون تھیں جب تک صحت نے اجازت دی نماز اور لجنہ کے جلسوں وغیرہ میں شریک ہوتی رہیں ۔ اپنے پیچھے اپنی ایک ہی لڑکی چار نواسے نو نواسیاں اور ایک پڑنواسی چھوڑی نماز جنازہ ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے پڑھائی ۔

احباب مرحومہ کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مغفرت فرما دے ۔ اور جنت الفردوس میں داخل فرما دے ۔ آمین ۔

خاکسار محمد خان (برادر مولوی عبد الواحد خان صاحب صدیقی میرٹھی صحابی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

دفتر دوم کی انیس سالہ کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں
دفتر اوّل کے مجاہدین کرام سے ضروری گذارشات

دفتر اوّل کے بعض مجاہدین نے دریافت فرمایا ہے کہ زیر ترتیب کتاب میں ان کے نام بھی شائع ہوں گے یا نہیں۔ سو ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ اس میں صرف دفتر دوم کے مجاہدین کے نام شائع ہوں گے۔ البتہ اس کتاب کی تیاری میں حسب ذیل طریق سے امداد فرما کر دفتر اوّل کے مجاہدین اس کتاب کے عظیم الشان ثواب میں ضرور شامل ہو سکتے ہیں۔ وھو ھذا۔

اوّل۔ جن بچوں یا بزرگان سلف کی طرف سے دفتر اول کے مجاہدین نے ۱۹۴۵ء کے بعد چندہ دینا شروع فرمایا ہے۔ ان کے اسماء سے وہ دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں۔ اور اس عرصہ میں اگر مختلف جماعتوں میں رہائش رہی ہو۔ تو متعلقہ جماعتوں کے ناموں سے مطلع بھی فرمایا جائے تا وصولی کا ریکارڈ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

دوئم۔ دفتر اول کے ان مجاہدین کو جو پہلی کتاب میں شامل نہ ہو سکے ہوں تحریک فرمائی جائے کہ وہ زیر ترتیب کتاب میں ہی شامل ہونے کی سعی فرمائیں۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔

ع۔ پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار؟

سوئم۔ دفتر دوئم کے وہ مجاہدین جو صاحب حیثیت ہوتے ہوئے ۱۰/- روپے یا ۵/- روپے کی اقل ترین شرح پر چندہ کرتے ہوئے کتاب زیر ترتیب میں شامل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں انہیں سمجھایا جائے کہ در اصل زیر ترتیب کتاب میں شمولیت کا استحقاق معیاری قربانی سے ہی ہوتا ہے۔ سو انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بیان فرمودہ اقل ترین معیار کی طرف توجہ دلائی جائے کہ سالانہ چندہ ماہوار آمد کے پانچواں حصہ سے کم نہ ہونا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

نقد و نظر

میدان عمل

مصنف: نسیم سیفی۔ سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ
ناشر: سیفی برادرز ۹ میکلوڈ روڈ لاہور
تقطیع ۲۰×۳۰/۸، ۱۲۰ صفحہ

کاغذ معمولی۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت پچھتر پیسے (پرانے بارہ آنے)

یہ کتاب مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ چند عنوانات حسب ذیل ہیں

- اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ اور اس کا پس منظر
- ڈاکٹر بلی گراہم اور احمدی مبلغین
- عیسائیت کے بڑھتے ہوئے رجحانات
- شمالی نائیجیریا میں مسلم کورٹ آف اپیل
- امن عالم کی ایک کارگر تدبیر

اس قسم کے کل گیارہ مضامین ہیں۔ ان مضامین کی خوبی یہ ہے کہ مصنف نے محض نظری نقطہ سے نہیں لکھے بلکہ ان واقعات کی بناء پر تحریر کئے ہیں جو خود مصنف کو ذاتی طور پر پیش آئے۔ اس لئے ان کی افادیت محض علمی نہیں بلکہ واقعاتی ہے۔ جس سے مضامین کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ مصنف نے ان مضامین کو یکجا شائع کر کے احمدیہ لٹریچر میں ایک مفید اضافہ کیا ہے۔ ہر احمدی کو ان کا مطالعہ نہ صرف خود کرنا چاہیئے۔ بلکہ احمدیت کی سرگرمیوں سے واقفیت کے خواہشمند غیر از جماعت دوستوں کیلئے بطور تحفہ کے پیش کرنا موجب ثواب ہے۔ ناشر یا مصنف سے مل سکتی ہے۔

کلرکوں کی ضرورت ہے

وکالت دیوان تحریک جدید کو بعض کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جن کی کم از کم تعلیم میٹرک ہو ایسے احباب جو خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواستیں وکالت دیوان کو بھجوا دیں تجربہ کار احباب کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستوں میں حلیہ کوائف درج کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے، ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم اور ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	P5/Rate Contract Disinfecting fluid جراثیم کش فلوئیڈ مع کاربالک ایسڈ وغیرہ	۱۰ روپے	۱۱/۷/۶۶ تا ۱/۸/۶۶	۲/۸/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۲/۸/۶۶ بوقت ۸½ بجے صبح
۲	211-S/316 — TSO سنڈری لکڑی کے ہاتھ (ونڈ سیلیپر) (HERI TERIA MINOR) ایک لاکھ عدد	۲۵ روپے	۹/۷/۶۶ تا ۶/۸/۶۶	۸/۸/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۸/۸/۶۶ بوقت ۸½ بجے صبح
۳	P7/126—B/2—65 انٹی منی انگٹس ۹۰۰ ہنڈرڈ ویٹ	۲۰ روپے	۱۱/۷/۶۶ تا ۸/۸/۶۶	۹/۸/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۹/۸/۶۶ بوقت ۸½ بجے صبح

نوٹ:۔ نمبر شمار ۱۔ ریٹ کنٹریکٹ کے لئے دعوت ہے، کامیاب ٹنڈر دہندہ کو لازم ہوگا کہ وہ اس کنٹریکٹ کے تحت اس کی میعاد کی مدت کے اندر ریلوے پرچیز آرڈرز جب بھی اور جیسے بھی دئے جائیں انہیں قبول کریں اور مقررہ ریٹ لگائیں اور اس قسم کے آرڈر کی وصولی کی مدت کے اندر اندر فراہم کریں۔ ایسے آرڈرز ٹھیکہ کی میعاد سے بھی زیادہ دیر تک بڑھائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ نمبر شمار ۳ کے تحت ٹنڈر ہمارے ٹنڈر نمبر P7/126-B/2-65 کے عوض ہے جو ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو کھولا گیا تھا اور منسوخ کر دیا گیا تھا۔ وہ حضرات جنہوں نے پہلے یہ ٹنڈر خرید کیا تھا، انہیں ٹنڈر کی تازہ نقل بلا معاوضہ جاری کی جائے گی۔

۲:۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز ایسکس پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ ۹ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ڈپوسٹ آرڈر، چیک، انکم ڈرافٹ، نان شیڈولڈ بینک، پیاز شدہ اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ بالا فارم کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے۔

صرف انہیں ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر دہندگان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

۱۸۴ (ل) ۱۵/۶

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھانجے کی درخت سے گرنے کی وجہ سے بائیں بازو کی ہڈی کہنی سے ٹوٹ گئی ہے۔ عزیز گنگا رام ہسپتال میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق بھی خاص دعاؤں کی ضرورت ہے جملہ احباب کرام سے بچے کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

سعادت احمد خاں دارالرحمت وسطی ربوہ

۲۔ میرا بھانجا عزیزم ملک خورشید حیات کراچی میں ایک کار کے حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے۔ تمام بھائی بہنوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے اور لمبی زندگی دے۔ آمین

صغریٰ مرزا فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

تعطیلات موسم گرما یا اپنی کمی پوری کیجئے

دسویں و بارھویں جماعت کے وہ طلباء و طالبات جو انگریزی میں کمزور ہیں۔ یا ایسے طلباء و طالبات جو سپلیمنٹری میٹرک امتحان دے رہے ہیں وہ انگریزی میں اپنی کمی پوری کرنے کے لئے میری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ محنت اور کوشش سے کام کیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لائیں

محمد اقبال حسین بی اے بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
مکان ۱۸۹۴/۲۷۱ نزد مسجد محلہ دارالعلوم دیہی مکان ربوہ

تریاق الٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے۔ نورِ نظر۔ اولاد نرینہ کیلئے کورس مع کتب ۲۵/- روپے۔ خورشید یونانی دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ یہ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مسل نمبر ۱۸۳۱۴:- میں امۃ القدیر زاہدہ زوجہ محمد نواز ملک قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ حال پشاور ضلع پشاور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ (۲) زیورات (۱) کانٹے طلائی (۲) چوڑیاں طلائی (۳) ہار طلائی کل وزن ۱۳½ تولے مالیتی -/۱۵۰۰ روپے ہیں۔ مندرجہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امۃ القدیر زاہدہ

گواہ شد:- محمد نواز ملک خاوند موصیہ

گواہ شد- نثار احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور۔

مسل نمبر ۱۸۳۱۵:- میں سلطانہ نصیر زوجہ مرزا نصیر احمد قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور ڈاکخانہ پشاور ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے جو حسب ذیل ہے اور میری ملکیت ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے بذمہ خاوند صاحب الاداء ہے (۲) تالیس طلائی ۸ ماشے ۲ رتی مالیتی -/۷۵ روپے (۳) ایک انگوٹھی طلائی مالیتی -/۲۵ روپے (۴) سلائی کی مشین مالیتی -/۲۱۵ روپے صرف کل قیمت جائداد -/۱۳۱۵ روپے (ایک ہزار تین سو پندرہ) میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- سلطانہ نصیر ۳/۶ سول کوارٹرز

بقلم پشاور

گواہ شد- محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ

گواہ شد- مرزا نصیر احمد شوہر موصیہ

ہوالشافی

انشاءاللہ

اگر آپ نے سینکڑوں روپے کی سینکڑوں ادویات کو بے سود پایا ہے تو ہم اپنے تجربہ کی بنا کی بنا پر آپ کو امید دلاتے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ مندرجہ ذیل ادویات کی عرصہ چار ہفتہ میں اپنی متعلقہ امراض کو جڑ سے ختم کردیں گی۔

۱- اکسیر درد- HEADACH CURE پرانی درد سر کے لئے۔

۲- اکسیر چشم- EYES CURE ککروں اور سبز رنگ کے لئے

۳- اکسیر نکسیر:- ERISTAXIS CURE نکسیر کے لئے

۴- اکسیر دمہ ASTHAMA CURE سانس کی تنگی کے لئے

۵- اکسیر جریان گوش OTORRHDEA CURE

۶- اکسیر بواسیر PILES CURE. بواسیر خونی و بادی کے لئے

۷- اکسیر ناسور FISTULA CURE گہرے پھوڑے کے لئے

۸- اکسیر سیلان LEUCORRHOCA CURE سیلان الرحم کے لئے۔

۹- اکسیر درد- PAINS. CURE جوڑوں اور اعصاب کے دردوں کے لئے

قیمت فی دوا مکمل کورس ۲۸ خوراک دس روپے صرف کم طاقت کی پہلی دو آزمائشی خوراکیں تین روپے صرف۔ بذریعہ منی آرڈر۔ قیمت دوا بذریعہ وی پی ڈیڑھ روپیہ ڈاک خرچ قیمت دوا کے علاوہ۔

کیو دیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

گولبازار ربوہ

سے حاصل کریں (منیجر)

تریاق چشم رجسٹرڈ کی خاص تاثیر: میں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے کہ لوگ لکھتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کردیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ اور پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ فال صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر سید طہم صاحب الہندی توپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں ۱۰ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں۔ اب آپ خود ہی غور فرمادیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہوسکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے زخم خارش دھند گیہ گونہ۔ نزلہ۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ انجینئر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کرچکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ۔ نوٹ صاحب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہ دولہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر مرزا احمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ۔

بہترین اراضی برائے ٹھیکہ و فروخت

تحصیل چنیوٹ میں ایک رقبہ تعدادی آٹھ مربعہ جو بہترین قسم کی زرخیز اراضی ہے اور جس میں ۲ ٹیوب ویل نصب ہیں قابل فروخت ہے۔ کماد، کپاس اور گندم کی فصل بہترین ہوتی ہے یہ اراضی اور اس کے ساتھ تین مربعہ مزید اراضی ٹھیکہ پر بھی دی جاسکتی ہے اراضی پختہ سڑک اور ریلوے اسٹیشن سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خواہشمند احباب فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں

م- معرفت روزنامہ الفضل۔ ربوہ

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو انگریزی کی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (منیجر)

باکمال سٹاف

لاجواب سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس -/۲۰ روپے

قومی ترقی سے تعلق رکھنے والا ایک بنیادی اصل

جب تک خدا اور رسول کو حَکَم نہ بنایا جائے اس وقت تک مسلمان کبھی ترقی نہیں کر سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (النور آیت ۵۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ اللہ اور رسول کے ساتھ ہونے کا دعویٰ تو کر دیتے ہیں لیکن جب آزمائش کا موقع آتا ہے۔ تو وہ پیٹھ پھیر لیتے ہیں اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ مومن نہیں۔ اور وقت پر کچے دھاگے ثابت ہوتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو کچھ ملتا ہو تو دوڑے چلے آتے ہیں اور اگر نہ ملتا ہو تو بھاگ جاتے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ یا تو اُن کے دلوں میں کوئی بیماری ہے یا ان کو ایمان نصیب نہیں ہوا۔ یا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر اللہ اور اس کے رسول کی بات کو مانا تو اُن کو نقصان پہنچے گا۔ اس کے مقابل میں مومنوں کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف کسی فیصلہ کے لئے بلایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور عمل سے اطاعت کرتے ہیں۔ اور آخر اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کا تقویٰ اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان ہمیشہ کامیاب ہی ہوا کرتا ہے۔

یہ آیات قومی ترقی سے تعلق رکھنے والے ایک نہایت ہی اہم اصل پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں بتایا گیا ہے کہ آپس کے اختلافات میں جب تک خدا اور اس کے رسول کو حَکَم نہ بنایا جائے اس وقت تک مسلمان بہ حیثیت مجموعی کبھی ترقی نہیں حاصل کر سکتے۔ یہ منافقت اور بے ایمانی کی علامت ہوتی ہے کہ جہاں اپنا فائدہ دیکھا وہاں تو خدا اور اس کے رسول کی بات مان لی اور جہاں یہ نظر آیا کہ اگر میں نے خدا اور اس کے رسول کی بات مانی تو مجھے نقصان پہنچے گا۔ وہاں ان کے فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسلام اس قسم کی منافقت کو جائز قرار نہیں دیتا وہ کہتا ہے کہ تمہارے ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم نہ صرف مذہبی امور میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرو بلکہ اپنے سیاسی اور معاشرتی امور میں بھی آپ کی اقتدا کرو اور آپ کو اپنا حَکَم تسلیم کرو۔ درحقیقت اسلام اُن مذاہب میں سے نہیں جو مذہب کا دائرہ عمل صرف چند عبادات اور اذکار تک محدود رکھتے ہیں۔ اور امور اعمالِ دنیوی کو ایک علیحدہ عمل قرار دیتے ہیں اور ان میں کوئی دخل نہیں دیتے۔ ایسے مذہب یہ تو کہیں گے کہ نماز یوں پڑھو۔ روزے یوں رکھو۔ صدقہ و خیرات یوں کرو۔ لوگوں کے حقوق یوں بجا لاؤ۔ مگر کوئی ایسا حکم نہیں دیں گے جس کا نظام کے ساتھ تعلق ہو یا اقتصادیات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا بین الاقوامی حالات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا لین دین کے معاملات کے ساتھ تعلق ہو۔ یا ورثہ کے ساتھ تعلق ہو۔ اسی قسم کے مذاہب میں سے ایک مسیحی مذہب ہے اور اس مذہب میں جو شریعت کو لعنت قرار دینے پر زور دیا گیا ہے اس کی وجہ بھی زیادہ تر یہی ہے کہ وہ افراد کے اعمال کو مذہب کی پابندیوں سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ نور صفحہ ۳۶۱)

زعمائے انصار اللہ سے گزارش

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے تمام مجالس کے زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے بجٹ اور وصولی کا جائزہ لیں اور اپنے ذمہ کا بقایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وقف عارضی کی تحریک آسمانی تحریک ہے

غفلت برتنے والے احباب مندرجہ ذیل رؤیا صادقہ پر غور فرمائیں

محترم ملک لطیف احمد صاحب سرور سینیئر انگلش ٹیچر شیخوپورہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے مورخہ ۱۰؍ اور ۱۱؍۶؍۶۶ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے ہیں آپ کی داڑھی کے بال سیاہ ہیں جیسا کہ جوانی کا عالم ہے اور جسم بھی درمیانہ ہے یعنی نہ فربہ ہے اور نہ ہی دبلا۔ میں نے آپ کو کرسی پیش کی۔ آپ تشریف فرما ہوئے تو میں نے آپ کے پاؤں اور ٹانگوں کو گھٹنے سے نیچے دبانا شروع کر دیا۔ آپ نے اس دوران میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا "میں نے وقف کی تحریک کی تھی لیکن آپ لوگوں نے توجہ نہیں کی" یہ فقرات آپ نے اس انداز میں فرمائے جیسا کہ آپ کو مجھ سے بے حد محبت ہے اور اس محبت کی وجہ سے اور دوسری طرف غفلت برتنے پر جو ملال ہوتا ہے اس کی وجہ سے آپ نے یہ فقرات فرمائے۔ بہرحال ان الفاظ اور شفقت کا میرے دل پر نہایت ہی گہرا اثر تھا۔ اور میں نے رونا شروع کر دیا اور حضورؓ سے درخواست کی کہ حضورؓ میں تو ہمیشہ سے حاضر ہوں میری زندگی کا مقصد بھی یہی ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ اس خواب کے بموجب میں اپنے آپ کو کلی طور پر حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس سال کے پروگرام میں کم از کم دو ہفتے ضرور وقف عارضی کے لئے مخصوص فرمائیں۔ ۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تک کے عرصہ میں جو بھی وقت وہ دے سکتے ہوں وہ ابھی سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش فرما دیں تا ان کا نام بھی واقفین کی فہرست میں شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو خاص توفیق عطا فرمائے کہ وہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی اس خواہش کو جلد پورا کرنے والے ہوں۔ جس کا اظہار آپ نے خواب میں فرمایا ہے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا چوبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء (۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش) بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہوگا۔

جملہ قائدین ابھی سے اس بارہ میں تیاری شروع کر دیں۔ اور اس سلسلہ میں آئندہ وقتاً فوقتاً مرکز سے جو ہدایات دی جائیں۔ ان کی طرف پوری توجہ دیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

امراء اضلاع و صدر صاحبان سے ایک درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک تعلیم قرآن کی ذمہ داری امراء حضرات اور صدر صاحبان پر ہے۔ ان تمام احباب سے درخواست ہے کہ جب ربوہ تشریف لائیں تو اس ذمہ داری کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کی خاطر خاکسار کے دفتر واقع احاطہ دفاتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب میں ضرور تشریف لائیں۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴